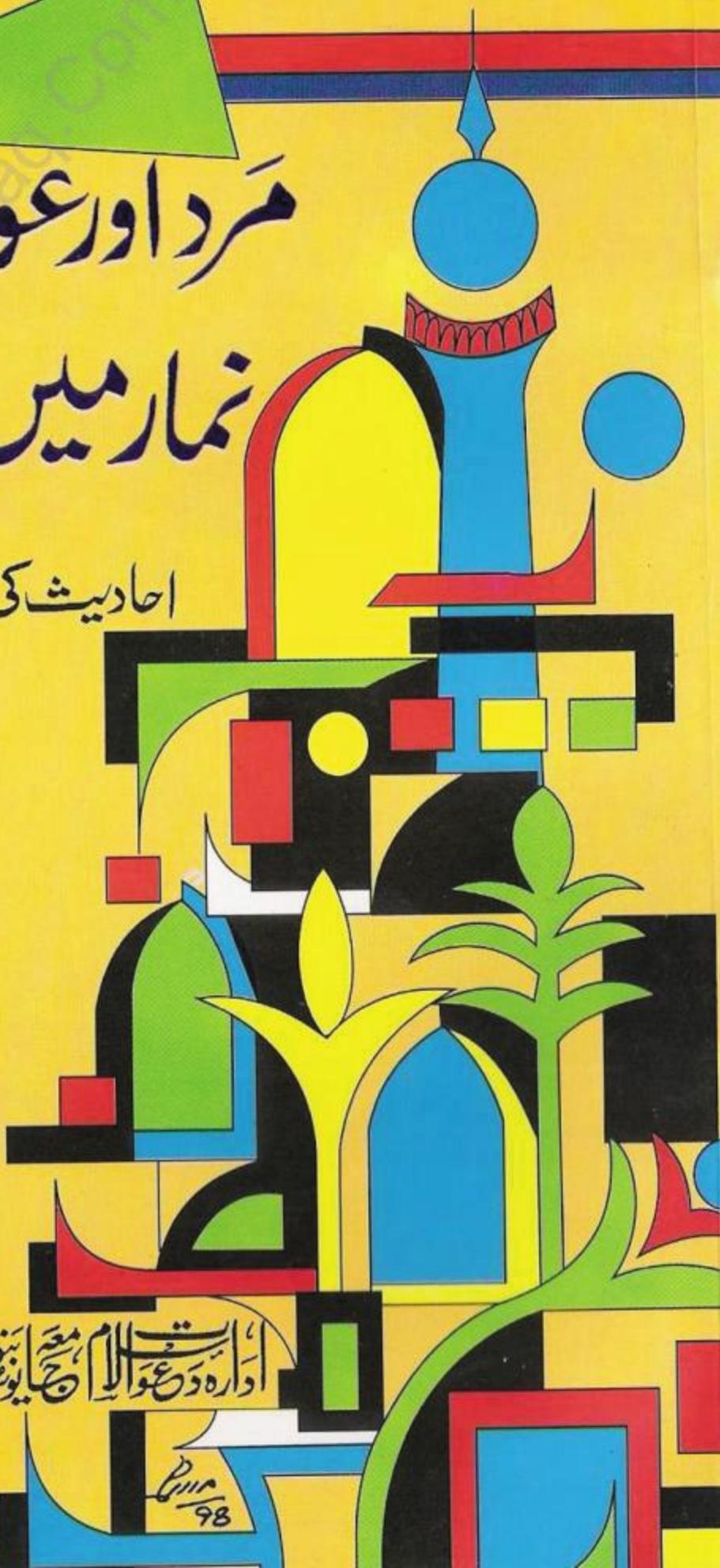


# مرد اور عورت کی نمار میں فرق

احادیث کی روشنی میں



ادارہ دعویٰ الام معہ بخوبیہ شہزادی سے وہی کریم ہے

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	مرد اور عورت کی نماز میں فرق
مؤلف	ابو ریحان مولانا عبدالغفور صاحب سیالکوٹی
طبعات	اول
طانع	حسن الرحمن عبد اللہ
کمپوزنگ	صدیقی کمپوزرز - ماذل کالونی
فون:	0320-4084547, 4504007
ناشر	ادارہ دعوتِ اسلام
	جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد سوسائٹی،
	کراچی ۷۳۸۰۰

ملنے کے پتے

﴿ اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ﴾

﴿ مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی ﴾

﴿ مکتبہ سید احمد شہید، لاہور ﴾

# سَعِيدُ الْمَدْحُلَ الْبُرْوَى

جَانِبَتِ الْمُصْلِحَ الْإِسْلَامِيَّةِ

مَذَرِّيَّةِ مَكْرُورَ بِنْدِرِيَّةِ تَازَّوْن  
رَاتِشِيَّةِ بَاكِستان

الْمَدْحُلُ الْبُرْوَى نے جس سکھ مرد دعوت کی تعلیق اور انہی مددجوتوں

پیر زن رہا ہے اب میان تے احمد بھی فتح بر ان کے

خون و نر لفڑا درد مداریں بھی آئے۔ آئے بھی ناکہ بندوبک  
مذرب پرستوں کا دل زہروں نے دعوت دشمن کا مظہرہ رہنے پر کے

آئے کھینچ کر مردوں کی صفت پیر دکھڑائیں... پیسہ عورتوں کی ذمہ داریوں  
سے بان جھڑاں۔ اُن کے ناواراں کندھوں پر کسمب مکانہ کا وجہ دال کر  
خود دوہا مسل کردا رہا۔ اس کھینچ کی لم سماج پر رحم دکھ کے جواہر کے خارج  
سماں کا کردار ادا کرنے لگے۔ پیسے سکھ مذرب سے قاتر نام بنادیں  
داروں نے عبادات پیر زن کو مردوں کے برابر ہلم ایکی خانہ بخان کا  
فضل ہے کہ مردوں اور عورتوں کی ناز بھی رہے سکھ کی ہے۔

پیشہ نظر پر میر ارشاد نبوی ملک دوستی پر اس غلط فہمی دو در  
کرنسی پر کے عورتوں اور مردوں کی خازوں پر بھیں جہاں خون ہے،

آئے پیانت سلیمانی سے دلخیچ پیو یہ ہے۔

الْمَدْحُلُ الْبُرْوَى جز اے خیز دے صاریح دردنا حسن ارض خیز ڈیجہ کو رہ جنہوں  
ادارہ دعوت دسالام جامعہ پر سفید بندویہ رہت تباد، کہ جاپ سے  
آئے کئے رکھ است سید کراہ کاں کا ذرا فہریں دیا ہے۔

## فہرست مضاہین

ردی	عرض حال	ردی
۱		
۲	تمہید	۲
۳	:۱..... تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں فرق	۳
۴	:۲..... ہاتھ باندھنے میں فرق	۴
۵	:۳..... سجدہ کی کیفیت میں فرق	۵
۶	:۴..... قعدہ کی ہیئت میں فرق	۶
۷	:۵..... سرڈھانکنے میں فرق	۷
۸	:۶..... نماز باجماعت کی افضیلیت میں فرق	۸
۹	:۷..... امام کی جائے قیام میں فرق	۹
۱۰	:۸..... مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلیت میں فرق	۱۰
۱۱	ایک ضروری تنبیہ	۱۱
۱۲	:۹..... صفوں کی خیریت و شریت میں فرق	۱۲
۱۳	:۱۰..... صلاحیت امامت میں فرق	۱۳
۱۴	:۱۱..... اپنے امام کو منتخب کرنے کے طریقے میں فرق	۱۴
۱۵	:۱۲..... اذان و اقامت کی مسنونیت میں فرق	۱۵
۱۶	:۱۳..... فرضیت جمعہ میں فرق	۱۶
۱۷	بعض فقہی فرق	۱۷
۲۰		

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض حال:

مرد اور عورت کی نماز میں فرق سے متعلق یہ رسالہ آج سے تقریباً چھ سال قبل ایک وقت ضرورت کے تحت ضبط تحریر میں آیا تھا، مقصد اس مسئلہ کے دلائل کو یکجا کر کے محفوظ کرنا تھا اور بس، اس کی طباعت و اشاعت تو اس وقت میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھی، دوست و احباب کو جب ضرورت پڑتی اس کی فوٹو کاپی کروالیتے۔ یہاں تک کہ برادرم حضرت مولانا حسن الرحمن عبد اللہ کا اسلام آباد آنا ہوا اور انہوں نے اس فوٹو کاپی کو دیکھا تو اس کی طباعت و اشاعت کا مشورہ دیا اور اپنے مکتبہ سے اس کو شائع کرنے کی پیشکش بھی کر دی، میں نے مسودہ ان کے حوالے کر دیا۔

لیکن طباعت و اشاعت سے پہلے مناسب سمجھا گیا کہ مسودہ کسی اور جید عالم و مفتی صاحب کو بھی ایک نظر دکھالایا جائے، اس لئے جامعہ فریدیہ اسلام آباد کے فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی شکلیل احمد صاحب سے درخواست کی گئی، انہوں نے درس و افتاء وغیرہ کی اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے مسودہ از اول تا آخر حرف احرفاً پڑھا، اس کی لفظی اور معنوی غلطیوں کی اصلاح فرمائی، مفید

مشورے دیئے جن پرحتی الامکان عمل کیا گیا۔

چیزیں یہ ہے کہ اس رسالہ کی طباعت و اشاعت کا سہرا عزیزم حضرت مولانا حسن الرحمن عبداللہ اور جامعہ فریدیہ کے مدرس و مفتی فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی شکیل احمد صاحب کے ہی سر ہے، اگر یہ حضرات توجہ اور ہمت نہ دلاتے نیز ان کا مخلصانہ بھرپور تعاون شامل حال نہ ہوتا تو میں اس کی طباعت و اشاعت کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو ان کے اخلاق و تعاون کی دنیا و آخرت میں بہترین جزا خیر عطا فرمائے اور رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر عامت المؤمنین و المسلمين کے لئے مفید اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین بحرمة سید المرسلین ورحمة للعالمین۔

ابوریحان سیالکوٹی

۱۳۲۲ھ

اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحيم  
 (الحمد لله رب العالمين) علی رسول الله

تمہید:

ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت، نماز ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن (عبادات میں سے) سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا، آج کل مسلمان اس میں بہت سنتی کر رہے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کو نماز کی پابندی کی تلقین کی جائے اور ان کو نمازی بنانے پر محنت کی جائے، لیکن بعض لوگ بے نمازیوں پر محنت کرنے کی بجائے نمازیوں کی نمازوں کو غلط بتانے اور اس سلسلے میں ان کے دلوں میں شکوک شبهات پیدا کرنے اور طرح طرح کے وسو سے ڈالنے رہنے پر محنت کرتے ہیں، پھر تم یہ کہ اس کو وہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے دین کی اصل خدمت اور قرآن و حدیث کی صحیح توضیح و تشریع سمجھتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم کی سورۃ ”الناس“ میں ایسے لوگوں کو ”خناس“ کہا گیا اور ان کے اس وساںی شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے ایسے لوگوں کے وہosoں میں سے ایک وسو سہ یہ ہے کہ ”مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے، جو فرق کرتے ہیں وہ نمازوں میں غلط اور سنت کے خلاف پڑھتے ہیں“ حالانکہ خود ان کی یہ بات ہی احادیث اور تعامل امت کے خلاف ہے،

کیونکہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہ صرف صریح احادیث سے ثابت ہے بلکہ شروع سے امت کا تعامل و توارث بھی اسی کے مطابق چلا آ رہا ہے اس کی تفصیل، قارئین آئندہ صفحات میں انشاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ یہ فتنوں کا دور ہے اس میں اسلاف امت کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی دین و ایمان کی سلامتی اور ان سے کٹنے میں اس کی بر بادی ہے قرآن و حدیث کی تعلیم بھی یہی ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

ارش دخداوندی ہے:

”وَاتَّبِعُ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْيَ.“ (لقمان)

ترجمہ:.... اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو

میری طرف رجوع ہو۔

”.....وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُولَّهُ“

”مَا تَوَلَّى وَنُصِّلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا.“ (النساء)

ترجمہ:.... اور جو شخص چلا مسلمانوں کے

رستہ کے خلاف تو ہم کرنے دیں گے اس کو جو کچھ وہ

کرتا ہے اور داخل کریں گے اس کو جہنم میں اور بہت

بری جگہ ہے جانے کی۔

ارشاد نبوی ہے:

”ابعوَا سواد الاعظَمْ فانه من شَدَّ شَدَّ

فِي النَّارِ۔“ (مشکوٰۃ ص: ۳۰)

ترجمہ: ..... پیروی کر و بڑی جماعت کی جو  
جماعت سے کٹا (سمجھو) آگ میں گرا۔

نیز فرمایا:

”وَايَاكُمْ وَالشَّعَابُ وَعَلَيْكُمْ

بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ۔“ (مشکوٰۃ ص/ ۳۱)

ترجمہ: ..... (گمراہی کی) گھائیوں سے بچو،  
جماعت اور مجمع سے چھٹے رہو۔

اس لئے اسلاف امت سے ہی جڑے رہنے کی کوشش کرنی  
چاہئے اور ان سے اپنا دینی رشتہ توڑ کر ان سے الگ کوئی راہ اختیار کرنے  
سے بہت ہی زیادہ بچنا چاہئے۔

اس تکبیر کے بعد اب ملاحظہ ہوا حادیث کے حوالہ سے مرد عورت  
کی نماز میں فرق۔

ا: ..... تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں فرق:

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان  
یہ فرق ہے کہ مردوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں جب کہ عورتوں کو حکم  
ہے کہ اپنے سینے کے برابر ہاتھ اٹھائیں، چنانچہ:

الف: .... حضرت وائل بن حجرؓ کی مرفوع حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

”قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم“

اذ صلیت فاجعل يدیک حذاء اذنیک

والمرأة تجعل يدیها حذاء ثدیها۔“

(کنز العمال ج:۳ ص:۷۵، مجمع الزوائد ج:۲ ص:۱۰۳ بیروت)

ترجمہ: ..... آنحضرت ﷺ نے ان سے

فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھ کانوں کے

برابر اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتی کے برابر

اٹھائے۔

ب: ..... حضرت عطاء تابعیؓ بھی یہی فرماتے تھے، چنانچہ ابن جریرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تکبیر کے وقت کیا عورت بھی اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرے جس طرح مرد کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں عورت، مردوں کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے، پھر بہت ہی پست انداز میں اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتلایا اور فرمایا کہ عورت کے لئے (ہاتھ اٹھانے وغیرہ کی) کیفیت مرد کی سی نہی ہے، اصل الفاظ یہ ہیں:

”عن ابن جریج قال قلت العطاء“

اتشیر المرأة بيديها كالرجل بالتكبير؟ قال:

لاترفع بذلك يديها كالرجال، وأشار،  
فخفض يديه جداً وجمعهما إليه وقال إن  
للمرأة هيئة ليست للرجل.“

(المصنف لعبدالرازق ج: ۲ ص: ۱۳۷)

## ۲: ..... ہاتھ باندھنے میں فرق

ہاتھ باندھنے میں بھی مرد اور عورت کے درمیان فرق ہے مرد کے  
لئے تو افضل یہ ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جب کہ عورت کے  
لئے استر (زیادہ پردے والی بات) یہ ہے کہ وہ سینے پر ہاتھ باندھے۔  
چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”رأيت النبي صلى الله عليه وسلم  
وضع يمينه على شماليه في الصلوة تحت  
السرة.“

(رواه ابن أبي شيبة ج: اص: ۳۹۰، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ)

ترجمہ: ..... میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا  
کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر  
ناف کے نیچے رکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:  
”ان من السنة في الصلوة وضع“

الاکف علی الاکف تحت السرة.“

(رواہ احمد بحوالہ الموثقی لابن تیمیہ مع شرحہ للشوکانی

ج: ۲ ص: ۲۰۳ واعلاء السنن ج: ۲ ص: ۱۶۶)

ترجمہ:.....ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ناف

کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔

مصنف ابن الیثیۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ

یوں منقول ہیں:

”من سنة الصلوة ان توضع الايدي

علی الايدي تحت السرة.“

(مصنف ابن الیثیۃ ج: اص: ۳۹۱)

امام زیلیعی فرماتے ہیں کہ:

”واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم

السنة فالمراد به سنة النبي صلی الله علیه

وسلم.“ (نصب الرأیة ج: اص: ۳۱۲)

ترجمہ:.....معلوم رہے کہ صحابی جب (کسی

چیز کو) سنت بتائے تو اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی

سنت ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”اُخِذْ الْاَكْفَ عَلَى الْاَكْفَ فِي

**الصلوة تحت السرة.**“ (اعلاء السنن ج: ۲۲ ص: ۱۶۷)

ترجمہ:..... نماز میں ہاتھ کو ہاتھ پر ناف  
کے نیچے رکھا جائے۔

”ومثله عن ابراهیم النحی وابی  
مجلز.“ (مصنف ابن الیشیۃ ج: ۱ ص: ۳۹۰، ۳۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ”وضع الیمنی‘ علی الیسری  
فی الصلوٰۃ تحت السرة.“ (یعنی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر  
ناف کے نیچے باندھنے) کو یکے از اخلاق نبوة فرمایا۔

(الجوهر النقی علی البیهقی ج: ۲ ص: ۳۲)

رہا مسئلہ عورت کیا پنے سینے پر ہاتھ باندھنے کا؟ تو اس کا:

الف:..... ایک ثبوت تو اور نمبرا میں ذکر شدہ حدیث اور اثر  
ہی ہے کیوں کہ مرد کے مقابلہ میں عورت کے لئے سینے کے برابر ہاتھ  
اٹھانے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس میں پرده زیادہ ہے لہذا ہاتھ  
باندھنے میں بھی اس کے لئے وہی بیت زیادہ مناسب ہوگی جس میں پرده  
زیادہ ہوگا اور وہ ہے سینے پر ہاتھ باندھنا۔

ب:..... اسی لئے حضرت عطاءؓ ہی فرماتے ہیں کہ:

”تجمع المرأة يديها في قيامها  
ماستطاعت.“ (کہ عورت اپنے قیام میں اپنے

ہاتھوں کو جتنا سکیڑ سکتی ہو اتنا سکیڑ رے)

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۷)

ج: ..... حضرت مولانا عبدالمحیٰ لکھنویؒ نے اس کو سب کا اتفاقی

مسئلہ بتایا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:

”اما في حق النساء فاتفقوا على ان

السنة لهن وضع اليدين على الصدر.“

(العاشرین ج: ۲ ص: ۱۵۶)

ترجمہ: ..... عورتوں کے حق میں سب کا

اتفاق ہے کہ ان کے لئے سنت، سینے پر ہاتھ باندھنا

ہے۔

۳: ..... سجدہ کی کیفیت میں فرق:

سجدہ کی کیفیت بھی مرد اور عورت کی الگ الگ ہے، مرد کو سجدہ

میں پیٹ رانوں سے، بازو، بغل سے جدا، نیز کہنیاں زمین سے اٹھا کر

رکھنی چاہئیں جب کہ عورت ان سب اعضاء کو ملا اور سمتا کر رکھے، چنانچہ:

الف: ..... امام ابو داؤد اپنی مراasil میں روایت کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ و عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی

تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

”اذا سجدتما فضما بعض اللحم الى

الارض فان المرأة في ذلك ليست  
كالرجل.“

(مراہلاب ابی داؤد ماحقہ سنن ابی داؤد ص: ۸، سنن

بیہقی ج: ۲، ص: ۲۲۳، اعلاء السنن ج: ۳، ص: ۱۹)

ترجمہ:.....جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو  
زمین سے ملا دو اس لئے کہ پیشک عورت اس بارے  
میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

فائدہ:.....اس میں آنحضرت ﷺ نے ”فان المرأة  
ليست في ذلك كالرجل“ فرمادیا ایک اہم ضابطہ کی طرف اشارہ بھی  
فرمادیا یعنی یہ کہ نماز کے تمام احکام اول سے آخر تک مردوں اور عورتوں  
کے لئے یکساں نہیں ہیں، بلکہ بعض احکام مردوں کے لئے الگ ہیں اور  
عورتوں کے لئے ان سے مختلف، ہر صنف کو ان احکام کی پابندی لازم ہے  
جو اس سے متعلق ہیں۔

ب:.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

”إذ سجّدت المرأة فلْتَحْتَفِزُ

ولْتُلْصِقُ فخذيهَا ببطنها.“

ترجمہ:.....عورت جب سجدہ کرے تو خوب

سمٹ کر کرے اور اپنے رانوں کو اپنے پیٹ سے

ملائے۔

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳، ص: ۱۳۸، سنن بیہقی ج: ۲)

(ص: ۲۲۲، مصنف ابن الی شیبہ ج: ۱، ص: ۲۷۰)

ج: ..... حضرت حسن بصری اور قادہ (رحمہما اللہ جو اجلہ تابعین میں سے ہیں) فرماتے ہیں:

”اذا سجدت المرأة فانها تنضم

ما مستطاعت ولا تتجافى لکی لا ترفع  
عجیزتها۔“ (مصنف عبدالرزاق ج: ۳، ص: ۱۳۷)

ترجمہ: ..... جب عورت سجدہ کرے تو جتنی  
سمت سکتی ہو اتنی سمث جائے اور کھل کر سجدہ نہ کرے  
تاکہ اس کی پٹھو اونچی نہ ہو جائے۔

و: ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے  
کہ آنحضرت ﷺ نے عورت کی نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

”اذا سجدت الصفت بطنه بفخذها

کاستر ما يكون لها۔“

(سنن بیہقی ج: ۲، ص: ۲۲۳، اعلاء السنن ج: ۳، ص: ۳۱)

ترجمہ: ..... عورت جب سجدہ کرے تو اپنا  
پیٹ اپنی رانوں سے ایسے طور پر چپکالے جو اس کے

لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا موجب ہو۔

فائدہ:..... اس میں آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ”کاستر مایکون لہا“ اس سے ایک اہم اصول معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے نماز کی ہیئت وہ مسنون ہے جس میں ستر یعنی پردہ زیادہ سے زیادہ ہو۔

۵:..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ خوب کھل کر سجدہ کیا کریں (ان یت جافوا فی سجودہم) اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب سمت کر سجدہ کریں (ان ینخفضن فی سجودہن)۔ (سنن بیهقی ج ۲ ص ۲۲۲)

تنبیہ:..... امام بیهقیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر، اور حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی ان حدیثوں کو ضعیف بتالیا ہے، لیکن اس سے نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، ایک تو اس لئے کہ اصل استدلال اوپر والی حدیثوں سے ہے، یہ دونوں حدیثیں بطور استشهاد ذکر کی گئی ہیں۔ دوم اس لئے کہ ان کے ضعف کا جبیرہ اور تدارک اوپر والی حدیثوں سے ہو گیا ہے۔ سوم اس لئے کہ اس موضوع پر ان سے زیادہ صحیح کوئی حدیث ان سے معارض موجود نہیں ہے، ایسی صورت میں کسی کی شخصی رائے کی بنسیت ضعیف حدیث پر عمل کرنا ہی صحیح و صواب ہوتا ہے۔

## ۳: ..... قعدہ کی ہیئت میں فرق:

چوتحا فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ قعدہ میں مرد اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھیں جب کہ عورتوں کو اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر باعثیں سرین پر بیٹھنا چاہئے۔

**الف:** ..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز کس طرح پڑھا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے عورتیں چار زانوں پر بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ خوب سمت کر بیٹھا کریں اور سند بھی اس حدیث کی اس درجہ کی ہے جس کو محدثین "سلسلۃ الذہب" (سونے کی زنجیر) کہتے ہیں یعنی:

"ابو حنیفة عن نافع عن ابن عمر انه"

سئل کیف کن النساء يصلین علی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال کن يتربعن ثم امرن ان يحتفزن."

(مند امام اعظم از حکایتی ص: ۲۷، اعلاء السنن ج: ۲۳ ص: ۲۰)

**ب:** ..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ تشهید میں دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے

تھے کہ وہ چوکڑی بیٹھیں۔

”وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَفْرُشُوا

الْيَسِيرَى وَيَنْصُبُوا الْيَمِنَى فِي التَّشَهِدِ

وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ.“

(سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳)

ن: ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ کا

ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

”إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ“

وضعت فخذها على فخذها الاخرى الخ.

(سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳، اعلاء السنن ج: ۳ ص: ۲۵)

ترجمہ: ..... عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی

ایک ران دوسری ران پر رکھے۔

فائدہ: ..... واضح رہے کہ چوکڑی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک

وہ جو نماز سے باہر ہوتی ہے اور دوسری وہ جو نماز کے اندر ہوتی ہے، نماز

سے باہر کی چوکڑی تو وہی ہے جسے آلتی پالتی کہتے ہیں یعنی دایاں پاؤں

باٹیں گھٹھنے کے نیچے اور دایاں پاؤں دائیں گھٹھنے کے نیچے دے کر بیٹھنا، اور

نماز کے اندر کی چوکڑی یہ ہے کہ دایاں پاؤں دائیں سرین کے ساتھ (باہر

کی طرف) اور بایاں پاؤں دائیں ران کے ساتھ (اندر کی طرف) ملا کر سرین پر بیٹھا جائے۔ (اوجز المسالک ج: اص: ۲۵۸)

نماز کی اس کے علاوہ ایک اور بیٹھک بھی ہے جسے تورک کہتے ہیں وہ ہے اپنے دونوں پاؤں، دائیں طرف نکال کر باعین سرین پر بیٹھنا، عورتیں پہلے نماز میں چوکڑی بیٹھا کرتی تھیں، اس میں چونکہ تورک کی بُنْسِبَتِ پُكْهِيلَا وَ زِيَادَه تھا اس لئے بعد میں ان کو تورک کا حکم دیا گیا کہ اس میں تربع (چوکڑی) کی بُنْسِبَتِ سُمَاثَا وَ زِيَادَه تھا۔

### ۵: ..... سرڈھا نکے میں فرق:

پانچواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مرد اگر ننگے سر نماز پڑھے تو ہو جاتی ہے، اگرچہ بلاوجہ ایسا کرنا مکروہ ہے، لیکن عورت کا پورا سر نہیں بلکہ اگر صرف چوتھائی سر بھی کھلا رہے تو اس کی نماز نہیں ہے تی۔ مرد کی ننگے سر نماز کے جواز کا ثبوت تو محتاج بیان نہیں، کیونکہ اس کے جواز کا اور کوئی قائل ہو یا نہ ہو غیر مقلد ہیں تو اس کے نہ صرف جواز کے بلکہ اس کی افضلیت تک کے اور پھر صرف قائل ہی نہیں بلکہ اس کے داعی و مناد ہیں، باقی رہا عورتوں کی ننگے سر نماز کا عدم جواز؟ تو اس کا ثبوت ملاحظہ ہو: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل

فرماتی ہیں کہ:

”لا يقبل الله صلوة حائض الا بخمار۔“

(سنن ابن داود ج: اص: ۹۳، جامع ترمذی ج: اص: ۵۷، سنن ابن ماجہ ص: ۲۸، المصنف لعبد الرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۰، سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۳۳)

ترجمہ:..... بالغہ عورت کی نماز اللہ تعالیٰ بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا (یعنی صحیح نہیں ہوتی)۔

## ۶:..... نماز باجماعت کی افضلیت میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کے لئے تو افضل بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ فرض نماز باجماعت ادا کریں جب کہ عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ بلا جماعت، علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں، چنانچہ مردوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”ان صلوة الرجل مع الرجل از کي من صلاته وحده، وصلاته مع الرجلين از کي من صلاته مع الرجل، وما كثر فهو احب الى الله عزوجل۔“

(ابوداؤد ج: اص: ۸۲، نسائی ج: اص: ۱۳۵)

ترجمہ:..... آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی بہسبت دوسرے آدمی سے مل کر نماز پڑھنا زیادہ باعث ثواب ہے، اور دوآمیوں کے ساتھ مل کر نماز

پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے بڑھ کر باعث ثواب ہے، اور جس قدر (جماعت) زیادہ ہو اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے۔

نیز وہ تمام حدیثیں بھی مردوں کے لئے نماز باجماعت کو افضل بلکہ ضروری بتاتی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے نماز باجماعت کی فضیلیتیں اور ترک جماعت پر سخت ترین وعیدیں ارشاد فرمائیں ہیں، جن کو ارباب صحاح ستہ نے مستقل ابواب میں ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری ج: اص: ۸۹، صحیح مسلم ج: اص: ۲۳۱، ابو داؤد ج: اص: ۵۲، ترمذی ج: اص: ۱۳۲ تا ۱۳۶، نسائی ج: اص: ۸۲ تا ۸۰، ابن ماجہ ص: ۵۷۔

اس کے مقابلہ میں عورتوں کی جماعت سے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا خِيْرٌ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ إِلَّا فِي مسجدِ جَمَاعَةِ“

(رواه احمد والطبرانی فی الاوسط، بحوالہ اعلاء السنن ج: ۲۱۳ ص: ۲۱۳)

ترجمہ: ..... عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ مسجد جماعت میں (مردوں کے ساتھ) ہو۔

نیز ان تمام حدیثوں سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے جس میں عورت کی نماز کو صحیح کی بنسبت دالان میں، اور دالان کی بنسبت اندر کمرے میں افضل بتایا گیا ہے (جیسا کہ ابھی آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ)۔

### ۷:.....امام کی جائے قیام میں فرق:

اور عورتوں کی انفرادی جماعت مکروہ ہونے کے باوجود وہ جماعت کرانے ہی لگیں تو پھر ساتواں فرق مردوں اور عورتوں کی نماز میں یہ ہے کہ مرد امام توصف سے آگے نکل کر کھڑا ہوتا ہے جب کہ عورت امام کو صف کے اندر ہی کھڑا ہونا چاہئے، عام اذیں کہ وہ فرض نماز کی امام ہو یا نفل نماز کی (مکروہ اس لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں خیریت کی نفی فرمائی ہے، ارشاد فرمایا: "لَا خِيرٌ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ إِلَّا فِي مسجدِ جَمَاعَةٍ." کہ عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے، اور خیریت کی نفی اس کی کراہت کی کافی دلیل ہے)، چنانچہ مرد امام کی جائے قیام کے بارے میں تو:

**الف:.....حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے**

ہیں کہ:

"امونا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

"اذا كنا ثلاثة ان يتقدمنا احدنا.

(ترمذی ج: اص: ۵۳)

ترجمہ:.....رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ جب ہم تین (آدمی) ہوں (اور نماز باجماعت پڑھنے لگیں) تو ایک ہم میں آگے ہو جایا کرے۔

ب:.....اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس سلسلے کا اپنا واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر:

”رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا، اتنے میں (حضرت) جبار بن صخر رضی اللہ عنہ بھی وضو کر کے آگئے اور آنحضرت ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہم کو اپنے پیچھے کر دیا (اب ہم آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور آپ ﷺ ہم سے آگے)۔“ (صحیح مسلم ج: ۲، ص: ۳۷ فی حدیث طویل)

جب کہ عورت امام کی جائے قیام کے بارے میں:

الف:.....حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

کہ:

”تَوْمُ الْمَرْأَةِ النِّسَاءُ تَقُومُ فِي وَسْطِهِنَّ.“

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۲۰)

ترجمہ: ..... عورت (اگر) عورتوں کی امام  
بنے تو ان کے درمیان کھڑی ہو۔

ب: ..... حضرت ریطہ حفیہ روایت کرتی ہیں (ایک دفعہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرض نماز میں عورتوں کی امامت کرائی  
تو ان کے درمیان کھڑی ہوئیں:

”إِنَّ عَائِشَةَ أَمْتَهِنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ.“

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۲۱)

ج: ..... یحییٰ بن سعید خبر دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا، نفل نماز میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں تو ان کے ساتھ صرف  
میں کھڑی ہوتی تھیں:

”إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَؤْمِنُ النِّسَاءُ فِي

الْتَّطْوِعِ تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِ.“

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۲۱)

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الآثار میں (بواسطہ ابوحنیفہ عن حماد عن  
ابراهیم لخعی) اس کو بایں الفاظ نقل کیا ہے:

”إِنَّهَا كَانَتْ تَؤْمِنُ النِّسَاءُ فِي شَهْرٍ

رمضان فتقوم وسطاً۔“

(كتاب الآثارص: ۳۳، باب المرأة تؤم النساء الخ)

ترجمہ: .....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ماہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان  
کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

و: .....حضرت حبیرہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (ایک دفعہ) عصر کی نماز میں ہم عورتوں کی امامت کروائی تو ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں:

”امتنا ام سلمة في صلوة العصر قامت بيتنا.“

(مصنف عبدالرازاق ج: ۳ ص: ۱۲۰، سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ھ: .....ام الحسن سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ (رمضان میں) عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان کے ساتھ ان کی صفت میں ہی کھڑی ہوتی تھیں:

”انها رأت ام سلمة زوج النبي صلى

الله عليه وسلم تؤم النساء (ای فی رمضان)

فتقوم معهن في صفهن.“ (نصب الرأیة ج: ۲ ص: ۳۱)

( واضح رہے کہ عورتوں کی اپنی جماعت گو فی نفسہ جائز ہے لیکن

شریعت کی نظر وہ میں بہتر اور پسندیدہ نہیں ہے، چنانچہ ابھی اوپر (نمبر ۶) میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں خیریت کی نفی فرمائی ہے: ”لَا خَيْرٌ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ۔“ یہی وجہ ہے کہ زمانہ خیر القرون میں اس کا رواج نہ تھا، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے جو امامت کروالی ہے یہ بیان جواز اور عورتوں کی تعلیم صلوٰۃ کے لئے تھی۔ (واللہ اعلم)

**۸:.....مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت میں فرق:**  
 ایک فرق مرد و عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کے لئے تو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا افضل بلکہ ضروری ہے جب کہ عورتوں کے لئے اپنے اپنے گھروں میں ہی اپنی اپنی نماز پڑھنا افضل ہے، چنانچہ مردوں کے لئے تو مسجد میں آکر نماز جماعت ادا کرنے کی فضیلیتیں اور مسجد کی بجائے گھروں میں ہی نماز پڑھ لینے پر وعیدیں طرح طرح سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائیں جو کتب صحاح میں مستقل ابواب کے تحت درج ہیں مثلاً:  
**الف:.....مسجد کی باجماعت نماز کو گھر وغیرہ کی نماز سے ثواب میں ۲۵ گنا اور ایک روایت میں ۷۲ گنا بڑھ کر فرمایا۔**

(بخاری ج: اص: ۸۹، مسلم ج: اص: ۲۳۲، وغیرہ ہامن کتب الحدیث)

**ب:.....اذان سن کر بھی بلا عذر گھر پر ہی نماز پڑھ لینے اور مسجد کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والے کی نماز کے بارے میں فرمایا کہ:**

”لَمْ تَقْبِلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى.“

(ابوداؤد: ج: اص: ۸۱)

ترجمہ: ..... (اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی)

یعنی اس پر ثواب نہیں ملتا۔

ج: ..... رات کے اندر ہیرے میں نماز باجماعت کے لئے مسجدوں میں بکثرت آنے جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی بشار سنائی۔

و: ..... مسجد کے پڑوی یعنی اذان کی آواز سننے والے کی نماز کے بارے میں فرمایا کہ مسجد کے سوا کسی اور جگہ اس کی نماز گویا ہوتی ہی نہیں:

”لَا صَلَاةُ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.“

(اعلاء السنن: ج: ۸۳، ص: ۷۰)

ھ: ..... بلاعذر گھروں میں ہی نماز پڑھ لینے اور مسجد کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو آگ سے جلا ڈالنے کی دھمکی سنائی۔

(بخاری: ج: ۸۹۱، مسلم: ج: اص: ۲۳۴ وغیرہما)

لیکن اس کے بالمقابل عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے لئے ان کے گھر ہی بہتر ہیں چنانچہ:

الف: ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، آنحضرت ﷺ

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

”لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَ كَمِ الْمَسَاجِدِ وَبِيَوْتِهِنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ.“

(ابوداؤد ج: اص: ۸۳، سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ترجمہ: ..... اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں آنے) سے منع نہ کرو گو کہ ان کے لئے زیادہ بہتر ان کے گھر ہی ہیں۔

ب: ..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صلوة المرأة فی بيتهَا افضل من صلاتِها فی حجرتها و صلاتِها فی مخدعها افضل من صلاتِها فی بيتهَا.“

(سنن ابی داؤد ج: اص: ۸۳، سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ترجمہ: ..... عورت کا اپنے سونے کے کرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کا پچھلی کوٹھری میں نماز پڑھنا اگلے کرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

ج: ..... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”خیر مساجد النساء قعر بيوتهن..“

(سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱ تا ۱۳۳)

ترجمہ: ..... عورتوں کی بہترین مسجدیں ان  
کے گھروں کے اندر ولی حصے ہیں۔

و: ..... ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی  
نمازوں میں سے اللہ تعالیٰ کو اس کی وہ نماز، سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے  
جو وہ اپنے گھر کے تاریک ترین گوشے میں پڑھتی ہے:

”ماصلت امرأة احب الى الله من

صلاتها في اشد بيتها ظلمة.“

(سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ھ: ..... ایک بار ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید  
رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی  
کہ:

”یا رسول الله! انى احب الصلاة معك.“

(میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا  
کروں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

”قد علمت انك تحبين الصلوة

معى، وصلوتك فى بيتك خير من

صلوٽک فی حجرتک و صلوٽک فی  
حجرتک خیر من صلوٽک فی دارک  
وصلوٽک فی دارک خیر من صلوٽک فی  
مسجد قومک و صلوٽک فی مسجد  
قومک خیر من صلوٽک فی مسجدی۔“

(رواہ احمد فی مسنده وابن خزیمہ وابن حبان

فی صحیحهما۔ بحوالہ اعلاء السنن ج: ۲ ص: ۲۳۰)

ترجمہ: ..... میں جانتا ہوں کہ تمہارا دل  
میرے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھنے کو چاہتا ہے،  
لیکن تمہارا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا  
برآمدے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور برآمدے  
میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور  
صحن میں نماز پڑھنا محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے  
بہتر ہے، اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد  
(نبوی) میں (میرے ساتھ باجماعت) نماز پڑھنے  
سے بہتر ہے۔

حضرور ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے ام حمید رضی اللہ عنہا نے  
حکم دیا کہ میرے گھر کے تاریک کمرے میں میری نماز کی جگہ بنادو پھر وہ

زندگی بھر، وصال تک وہیں نماز ادا کرتی رہیں۔

### ایک ضروری تنبیہ:

واضح رہے کہ نماز کے لئے عورتوں کے مساجد میں آنے سے متعلق جو کچھ یہاں بیان ہوا ہے، یہ آنحضرت ﷺ کے مبارک دور کی بات ہے، بعد میں جب عورتوں نے ان قیود و حدود میں کوتاہی شروع کر دی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں آنے کی اجازت دی گئی تھی تو فقہاء امت نے ان کے آنے کو مکروہ قرار دے دیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

”لَوْ ادْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَمَ مَا أَحَدَثَ النِّسَاءَ، لِمَنْعِهِنَ الْمَسْجَدَ

كما منعت نساء بنى اسرائیل.“

(صحیح بخاری ج: اص: ۱۲۰، صحیح مسلم ج: اص: ۱۸۳، موطأ مالک ص: ۱۸۳)

ترجمہ: ..... عورتوں نے جو نئی روشن اختراع کر لی ہے اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ان کے زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے، اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے زمانے کی عورتوں کا کیا حال اور کیا حکم ہو گا؟

اس کا مطلب یہ نہیں کہ شریعت بدل گئی ہرگز نہیں، شریعت ہرگز نہیں بدلتی اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو شریعت کے بدلتے کا اختیار بھی کہاں ہے؟ بلکہ بات یہ ہے کہ جن قیود و شروط کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت دی تھی، جب عورتوں نے ان قیود و شروط کو ملحوظ نہ رکھا تو اجازت بھی باقی نہ رہی، اس بنا پر فقهاء امت نے جو درحقیقت حکماء امت ہیں، عورتوں کے مساجد میں حاضری کو مکروہ قرار دے دیا۔

حاصل یہ کہ عورتوں کا نماز کے لئے مساجد میں آنا اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر فساد زمانہ کے عارضہ کی وجہ سے مکروہ قرار پا گیا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ وبا کے زمانہ میں کوئی طبیب، امرود کھانے سے منع کر دے تو اس کو یہ نہ کہا جائے گا اس نے شریعت کے حلال و حرام کو تبدیل کر دیا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے ایک حلال و جائز چیز کو وبا کی ماحول و موسم میں مضر صحیت ہونے کی وجہ سے کھانے سے منع کیا ہے۔ یہاں بھی یوں ہی سمجھئے کہ عورتوں کا مساجد میں نماز کے لئے آنا اپنی اصل کے اعتبار سے اب بھی جائز ہے، فقهاء امت نے اس کو اصل سے ہی ناجائز نہیں قرار دیا بلکہ نفسانی ماحول و موسم میں دینی صحیت کے لئے مضر ہونے کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے، خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

بہر حال اس اصلی جواز کے باوجود عورتوں کے لئے بہتران کے

گھر ہی ہیں ان کو زیادہ ثواب مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اپنی نماز پڑھنے میں ہی ملے گا جب کہ مردوں کے لئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ وہ مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کریں۔

### ۹: صفوں کی خیریت و شریت میں فرق:

جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی نماز اپنے گھر میں ہی افضل ہے لیکن اس کے باوجود اگر وہ مسجد میں ہی آکر مردوں کی ساتھ ان کی امامت میں نماز پڑھیں تو پھر نواں فرق مرد و عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کی صفوں میں تو بہترین صف سب سے پہلی اور بدترین سب سے آخری صف ہے، جب کہ عورتوں کی صفوں کا معاملہ اس کے بالکل برعکس یہ ہے کہ ان کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین سب سے پہلی صف ہے، چنانچہ صحیح بخاری کے سواتمام ارباب صحاح ستہ نے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ:

”خیر صفوف الرجال اولها وشرها  
آخرها. وخیر صفوف النساء آخرها وشرها  
اولها.“

(صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۲، ابو داؤد ج: ۱ ص: ۹۹، ترمذی

ج: ۱ ص: ۵۲، نسائی ج: ۱ ص: ۱۳۱، ابن ماجہ ص: ۷۰)

## ۱۰: ..... صلاحیت امامت میں فرق:

اسی مذکورہ حدیث سے ہی ایک دسوال فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کو عورتوں کا امام بن سکتا ہے لیکن عورت، مردوں کی امام نہیں بن سکتی، کیونکہ امامت کے لئے سب سے آگے کھڑا ہونا پڑتا ہے جب کہ عورت کو سب سے پچھے کھڑے ہونے کا حکم ہے، حتیٰ کہ اس کا تو اپنی عورتوں کی صفوں تک میں بھی اگلی صفت میں کھڑا ہونا پسند نہیں کیا گیا، وہاں بھی اس کے لئے آخری صفت کو ہی بہترین قرار دیا گیا ہے، تو عورتیں چھوڑ سب مردوں سے بھی آگے اس کا کھڑا ہونا شرعاً کیسے درست ہو سکتا ہے؟

## ۱۱: ..... اپنے امام کو متنبہ کرنے کے طریقے میں فرق:

اگر امام بھول جائے اور اس کو متنبہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو گیارہواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مقتدیوں میں سے اگر کوئی مرد متنبہ کرے تو تسبیح سے یعنی ”سبحان اللہ“ کہہ کر متنبہ کرے اور اگر کوئی عورت متنبہ کرے تو تصفیق سے یعنی اپنے دامنے ہاتھ کی ہتھیلی باعث میں ہاتھ کی پشت پر مار کر متنبہ کرے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

”التسبیح للرجال والتصفیق للنساء۔“

(بخاری ج: اص: ۱۶۰، مسلم ج: اص: ۱۸۰، ابو داؤد ج: اص: ۱۳۵،

ترمذی ج: اص: ۷۳، نسائی ج: اص: ۱۷۸، ابن ماجہ ص: ۷۲)

ترجمہ:.....تبیح مردوں کیلئے اور تصفیق عورتوں کے لئے۔

(فائدہ).....عورتوں کے لئے تصفیق کی مشروعیت سے نماز میں عورتوں کے ہاتھ باندھنے کی کیفیت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ وہ نماز میں مردوں کی طرح ہاتھ نہ باندھیں گی بلکہ اپنے داہنے ہاتھ کی چھٹیلی باسیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر ہاتھ باندھیں گی، جبھی تو ان کے لئے تصفیق آسانی ممکن ہوگی۔

۱۲:.....اذان و اقامۃ کی مسنونیت میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ بھی ہے کہ مردوں کے لئے تو اذان و اقامۃ، سنت موکدہ کے درجہ میں مسنون ہے اور عورتوں کے لئے نہ اذان مسنون ہے اور نہ اقامۃ، چنانچہ امام بیہقی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ نقل ہیں کہ:

”لیس علی النساء اذان واقامة.“

(سنن بیہقی ج: اص: ۲۰۸)

(کہ عورتوں پر اذان ہے نہ اقامۃ)

بلکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کی روایت سے ایک مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”لیس علی النساء اذان ولا اقامۃ ولا“

جمعة ولا اغتسال جمعة ولا تقدمهن امرة

ولکن تقوم فی وسطهن۔“ (سنن بیہقی ج: اص: ۲۰۸)

ترجمہ: ..... عورتوں پر نہ اذان ہے نہ اقامت، نہ غسل جمعہ اور نہ (بصورت امامت) عورتوں سے آگے بڑھنا، بلکہ ان کے پیچ میں کھڑی ہو۔

امام بیہقی ” نے اگرچہ اس کے رفع پر کلام کیا ہے لیکن اس کا مضمون بہر حال اپنی جگہ ثابت ہے۔

: ۱۳ ..... فرضیت جمعہ میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں پر جمعہ کی نماز اپنی شرطوں کے ساتھ فرض ہے، جس کے بلاعذر چھوڑنے پر بخت ترین وعیدیں حدیث میں وارد ہوئی ہیں لیکن عورتوں پر جمعہ نہ فرض ہے اور نہ اس کے ترک پر ان کے لئے کوئی وعید ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

الف: .....

”الجمعة حق واجب على كل مسلم

في جماعة الا اربعة: عبد مملوك، او امرأة، او صبي، او مريض.“

(سنن ابی داؤد ج: اص: ۱۵۳)

ترجمہ: ..... جمعہ حق ہے اور باجماعت ہر

مسلمان پر واجب ہے، علاوہ چار آدمیوں کے  
 (۱) غلام جو کسی کی ملک میں ہو، (۲) عورت،  
 (۳) بچہ، (۴) اور مریض۔

ب:..... نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”اربعة لا جمعة عليهم: المرأة،  
 والمملوك، والمسافر، والمريض.“  
 (کتاب الآثارص: ۳۱، باب صلوٰة یوم الجمعۃ)

ترجمہ:..... چار قسم کے لوگوں پر جمعہ  
 (واجب) نہیں، عورت، غلام، مسافر اور بیمار۔

ان اور ان جیسی دیگر احادیث کی وجہ سے ہی ائمہ اربعہ (رحمہم  
 اللہ) بھی مرد اور عورت کی نماز میں نفس فرق پر متفق ہیں گواں کی بعض  
 جزئیات کی تفصیلات آپس میں کچھ مختلف ہیں، امام ابو حنیفہ ہوں یا امام  
 مالک، امام شافعی ہوں یا امام احمد، ان میں سے کسی ایک نے بھی اس فرق کا  
 بالکلیہ انکار نہیں کیا بلکہ یہ سب ہی ائمہ کسی نہ کسی صورت میں اس فرق کے  
 ضرور قائل ہیں، چنانچہ ملاحظہ ہوں مذاہب اربعہ کی بعض تصریحات:

مذہب حنفیہ:

”واما في النساء فاتفقوا على ان  
 السنة لهن وضع اليدين على الصدر لانه استر

لها، كما في البنية وفي المنية: المرأة  
تضعهما تحت ثدييها وفي بعض نسخها على  
ثديها..... الخ. ” (السعاية ج: ۲ ص: ۱۵۶)

”والمرأة تنخفض في سجودها  
وتلرق بطنها بفخذها لأن ذلك استر لها.“  
(ہدایہ ج: ۱ ص: ۱۱۰)

”وإذا كانت امرأة جلست على اليتها  
اليسرى واخرجت رجليها من جانب اليمين  
لأنه استر لها.“ (ہدایہ ج: ۱ ص: ۱۱۱)

### نذهب مالکیہ:

”نذهب مجافاة اي مباعدة (رجل فيه)  
اي سجود (بطنه فخذيه) فلا يجعل بطنه عليها  
ومجافاة (مرفقيه ركبتيه) اي عن ركبتيه  
ومجافاة ضبعيه اي ما فوق المرفق الى الابط  
جنبيه اي عنهمما مجافاة وسطا في الجميع واما  
المرأة ف تكون منضمة في جميع احوالها.“

(الشرح الصغير للدردير المالکی ج: ۱  
ص: ۳۲۹، بحواله خواتین کا طریقہ نماز ص: ۲۲۳)

## مذهب شافعیہ:

”قال النووي: يسن أن يجافي مرافقه عن جنبيه ويرفع بطنه عن فخذيه وتضم المرأة بعضها إلى بعض ..... وان كانت امرأة ضمت بعضها إلى بعض لأن ذلك استر لها.“

(شرح المهدب ج: ۳ ص: ۳۰۳،

بحواله خواتین کا طریقہ نماز ص: ۲۲۲)

## مذهب حنابلہ:

”وان صلت امرأة بالنساء قامت

معهن في الصف وسطا“ قال ابن قدامة في

شرحه: اذا ثبت هذا فانها اذا صلت بهن قامت

في وسطهن لا تعلم فيه خلافا بين من رأى لها

ان تؤمهن ولا ان المرأة تستحب لها التستر

ولذلك لا يستحب لها التجافي ..... الخ.“

(المغني لابن قدامة ج: اص: ۲۰۲، بحوالہ سابق ص: ۲۵)

حتی کہ غیر مقلدین کے امیر یمانی نے ”سل السلام“ میں، مولانا

عبد الجبار غزنوی نے ”فتاوی غزنویہ“ میں، اور مولوی علی محمد سعیدی نے

”فتاوی علماء حدیث“ میں فی نفسہ اس فرق کی تصریح کی ہے، بلکہ ان کے

مولوی عبدالحق ہاشمی مہاجر کی نے تو اس فرق پر مستقل ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے۔ ”نصب العمود فی تحقیق مسئلہ تجافی المرأة فی الرکوع والسجود والقعود۔“

مولانا محمد داؤد غزنوی کے والد مولانا عبدالجبار غزنوی سے سوال کیا گیا کہ عورتوں کو نماز میں انضمام یعنی رکوع بجود سمت سمتا کرنا چاہئے یا نہیں؟ آپ نے جواب میں پہلے تو مرا ایلابی داؤد کی وہ حدیث نقل کی جو ہم اوپر (نمبر ۳) کی شق الف میں ذکر کر آئے ہیں پھر لکھا ہے کہ:

”اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ سے چلا آیا ہے۔“

پھر چاروں مذاہب کی کتابوں سے حوالے پیش کر کے تحریر فرمایا:

”غرض یہ ہے کہ عورتوں کا انضمام و تخفاض نماز میں، احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے، اس کا منکر کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔“

(فتاویٰ غزنویہ ص: ۲۷، ۲۸، ۲۹، فتاویٰ علماء الہندیث ج: ۳ ص: ۱۳۹، بحوالہ ”خواتین کا طریقہ نماز“، مؤلفہ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی ص: ۳۶)

### بعض فقہی فرق:

مرد اور عورت کی نماز میں یہ فرق تو وہ ہیں جو منصوص ہیں، ان

کے علاوہ بعض ایسے فرق بھی ہیں جو فقہی و اجتہادی ہیں، مناسب ہے کہ تنیساً لفائدہ وہ بھی ذکر کر دیئے جائیں لیکن اس سے پہلے تمہید کے طور پر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ فقہی و اجتہادی فرق بھی بالکل بلا وجہ اور محض ایجاد بندہ نہیں ہیں، بلکہ حدیث رسول ﷺ سے ہی اخذ کردہ اصول پر بنی ہیں، عورت کے سجدے کی کیفیت کے بیان میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل ہو چکا ہے:

”اذا سجّدت الصّفّت بطنها بفخذها“

کاستر ما یکون لها.“

اس سے جہاں اصولی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت نماز کے تمام احکام میں برابر نہیں ہیں وہاں ایک اصول یہ بھی نکلتا ہے کہ عورت کے لئے نماز کی ہیئت و کیفیت وہ مسنون ہے جس میں ستر زیادہ سے زیادہ ہو، حضرات فقہاء کرام نے آگے آنے والے فقہی و اجتہادی فرقوں میں اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے، چنانچہ ”ہدایہ“ میں عورت کے سجدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

”والمرأة تنخفض في سجودها“

”وتلزق بطنها بفخذها لأن ذلك استر لها.“

(الہدایہ ج: اص: ۱۱۰، باب صفة الصلوة)

ترجمہ: ..... اور عورت اپنے سجدہ میں سمت

جائے اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ملا لے کیوں کے  
یہ اس کے لئے زیادہ پرده کی چیز ہے۔  
یہ قریب قریب وہی الفاظ ہیں جو عورت کے سجدہ کی کیفیت میں  
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں۔

اسی طرح عورت کے قعدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے بھی  
صاحب ہدایہ نے لکھا ہے:

”فَإِنْ كَانَتْ اُنْتَ اُنْهَىً جَلَسْتَ عَلَى الْيَتَمَّا  
الْيَسِرِ وَاخْرَجْتَ رَجْلَيْهَا إِلَى الْجَانِبِ الْاِيمَنِ  
لَانَهُ اسْتَرَ لَهَا.“ (الہدایہ: اص: ۱۱۱)

ترجمہ: .....پھر اگر عورت ہو تو اپنے باعث میں  
سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے پاؤں دائیں طرف نکال  
لے کیوں کہ یہ اس کے لئے زیادہ پرده کی چیز ہے۔

یہاں بھی صاحب ہدایہ نے اسی ستر کو بنیاد بنایا ہے جس کی تصریح  
خود آنحضرت ﷺ نے ہی اپنے مذکورہ ارشاد یعنی: ”کاستر ما یکون  
لها۔“ میں فرمائی ہے پھر آنحضرت ﷺ کے ارشاد فرمودہ اس اصول کی  
رعایت صرف فقہاء احناف ہی نے نہیں کی بلکہ دیگر انہم محدثین اور فقہاء  
امت نے بھی اس کی پوری پوری رعایت کی ہے، جیسا کہ ان کی کتب فقہ  
سے واضح ہوتا ہے۔

الغرض آگے بیان ہونے والے مرد اور عورت کی نماز میں فقہی و اجتہادی فروق بھی دراصل احادیث سے ہی مأخوذ ہیں خود ساختہ نہیں ہیں ان کا منشاء وہی ستر ہے جو احادیث میں مصروف ہے، اس تمهید کے بعد اب ملاحظہ ہوں وہ فروق:

۱۴: ..... تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو (اگر کوئی عذر نہ ہوتا تو)  
چادر وغیرہ سے ہاتھ باہر نکال کر اٹھانے چاہئیں، لیکن عورتیں ہر حال میں  
چادر یا ڈوپٹہ سے ہاتھ باہر نکالے بغیر اندر ہی اندر سے انہیں اٹھائیں۔  
(عدۃ الفقہ ج: ۲ ص: ۱۱۳، بہشتی زیور حصہ: ۱۱ ص: ۲۹)

۱۵: ..... ہاتھ باندھنے میں مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا  
حلقة بنائ کر باہمیں کلائی کو پکڑنا چاہئے۔ لیکن عورتیں، داہنی ہتھیلی کو باہمیں ہتھیلی  
کی پشت پر رکھیں، حلقة بنائ کر کلائی کونہ پکڑیں۔  
(عدۃ الفقہ ج: ۲ ص: ۱۱۵، بہشتی زیور حصہ: ۱۱ ص: ۲۹)

۱۶: ..... مردوں کی جماعت کی جھری نمازوں میں تو قراءۃ، بلند  
آواز سے ہوتی ہی ہے لیکن اگر مرد کبھی جھری نماز تہا بھی پڑھے تو تب بھی  
قراءۃ بلند آواز سے کر سکتا ہے، جب کہ اس کے برعکس عورتوں کو ایسی  
صورتوں میں بھی بلند آواز سے قراءۃ کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ایسے  
وقت میں بھی قراءۃ آہستہ ہی کرنی چاہئے، بلکہ جن فقهاء کے نزدیک عورت  
کی آواز بھی ستر میں داخل ہے ان کے نزدیک تو باواز بلند قراءۃ کرنے سے

اس کی نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔  
(بحوالہ مذکور)

۱۷:..... مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہئے کہ سر، سرین اور پشت برابر ہو جائیں لیکن عورتیں اس قدر نہ جھکیں بلکہ صرف اتنا جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔  
(بحوالہ بالا)

۱۸:..... مرد، رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑیں لیکن عورتیں اس طرح کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر اپنے گھٹنوں پر صرف رکھ لیں۔ (عمدة الفقہ ج: ۲، ص: ۱۰۹، ۱۱۵)

۱۹:..... مردوں کو رکوع میں اپنی پنڈلیاں سیدھی رکھنی چاہئیں، گھٹنوں کو کمان کی طرح خم نہ دینا چاہئے جب کہ عورتیں اس حالت میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھیں۔  
(بحوالہ بالا)

۲۰:..... مرد، رکوع میں اپنی کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھیں اور عورتیں ملا سمتا کر۔ (عمدة الفقہ ج: ۲، ص: ۱۰۹، ۱۱۵، بہشتی حصہ: ااز یورص: ۲۹)

۲۱:..... مردوں پر عید کی نماز واجب ہے، عورتوں پر واجب نہیں۔

(شامی ج: اص: ۵۰۳، باب صفة الصلوة بیان

كيفية السجود، عمدة الفقہ ج: ۲، ص: ۱۱۵)

۲۲:..... مردوں پر ایام تشریق میں باجماعت فرض نمازوں کے

بعد تکبیر تشریق واجب ہے، لیکن عورتوں پر واجب نہیں، الا یہ کہ وہ مردوں کی جماعت میں مل کر، مرد امام کے پچھے نماز پڑھیں اور مرد امام نے عورتوں کی امامت کی نیت بھی کی ہو، اس صورت میں البتہ مردوں کی متابعت میں ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی ورنہ مستقلًا ان پر واجب نہیں (یہ امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کے مطابق عورت پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے اور فتویٰ انہیں کے قول پر ہے۔ نقل)۔ (عحدۃ الفقہ ج: ۲ ص: ۳۶ تا ۳۷، بہشتی زیور حصہ: ۱ ص: ۸۱)

۲۳: ..... مرد تکبیر تشریق بلند آواز سے کہیں اور عورتیں اگر کہیں تو آہستہ آواز سے، اگرچہ مردوں کی جماعت میں شامل ہو کر ہی کیوں نہ کہیں۔ (بحوالہ بالا)

۲۴: ..... عورتوں پر اپنی فرض نمازوں کے لئے اذان و اقامت تو ہے ہی نہیں جیسا کہ گزر چکا ہے، لیکن وہ مردوں کی فرض نمازوں کے لئے بھی اذان و اقامت نہیں کہہ سکتیں، اگر انہوں نے ایسا کیا تو مردوں پر اس اذان و اقامت کا اعادہ ضروری ہو گا، ورنہ ان کی وہ نماز بلا اذان و اقامت متصور ہو گی اور ترک اذان و اقامت کا گناہ بھی ہو گا۔

(عہدۃ الفقہ ج: ۲ ص: ۳۷ تا ۳۵، بہشتی زیور حصہ: ۱ ص: ۲۰)

۲۵: ..... مردوں کے لئے فجر کی نماز اجائے میں پڑھنا مستحب ہے جبکہ عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد

اندھیرے میں پڑھیں اور باقی نمازوں میں مردوں کی جماعت کا انتظار کرنا بہتر ہے، جب ان کی جماعت ہو چکے تب یہ پڑھیں۔

(عَمَدةُ الْفِقَهِ ج: ۲ ص: ۱۸، بَهْشَتِ زَيْوَرِ حَصَّة: ۲ ص: ۱۰، حَصَّة ۱۱ ص: ۱۹)

**نوت:**..... ہم نے عوام کی سہولت کے لئے عَمَدةُ الْفِقَهِ اور بَهْشَتِ زَيْوَرِ، اردو کی کتابوں کے حوالے دیے ہیں ورنہ یہ تمام فروق، الحدایہ، الْحَرَائِقُ، الفتاویٰ العالَمِگِیریہ اور رد المحتار جیسے عربی کے مشہور و متداول فتاویٰ اور متنوں و شروح میں بھی مذکور ہیں، اکثر و بیشتر تو باب صفة الصلوٰۃ میں اور باقی اپنے متعلقہ ابواب میں۔

الغرض مرد و عورت کی نماز اور اس کے مذکورہ متعلقات میں فرق، صریح احادیث، تعامل امت، اجماع ائمہ اربعہ اور اتفاق اہل علم سے ایک ناقابل تردید و انکار حقیقت کے طور پر ثابت ہے، اس کا منکر، غیر مقلدین کے ہی امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے بقول: ”کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔“

وَلَخَرْ وَعَوْلَنَا لَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ

الْمُرْسَلِينَ وَخَانِقَ النَّبِيِّنَ وَعَلَى لَلَّهِ وَاصْحَابِهِ الرَّحِيمِينَ.

ابو ریحان عبد الغفور سیالکوی

جمادی الآخری ۱۴۲۵ھ

اسلام آباد